رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

فاروق

قادیان

تاریخ اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء نمبر ۱۸

دہقان کی لڑکی

دوپہر تھی جون کی بالائے سر تھا آفتاب
چل رہی تھی لُو بگولے اُٹھ رہے تھے چارسُو
طائرانِ خوشنوا کے چہچہے خاموش تھے
گلستاں میں ہر طرف تھی مُردنی چھائی ہوئی
پھول پژمردہ تھے اور معصوم کلیاں تھیں اداس
برگ کملائے ہوئے تھے مضطرب اشجار تھے
نیلی نیلی تھیں شگوفوں پر رگیں اُبھری ہوئی
تند شعلوں میں ہوائیں لے رہی تھیں سسکیاں
سُنبل پرپیچ گلشن میں تھی وقف پیچ و تاب
شدتِ گرمی سے تھے لب بستہ غنچہ الاماں
تتلیاں سمٹی ہوئی تھیں رقص فرماتی نہ تھیں

چلچلاتی دھوپ میں قلب و جگر تھے آب آب
بن رہا تھا آتش سیال رگ رگ میں لہو
پر سمیٹے پتیوں کی اوٹ میں روپوش تھے
کونپلیں تولسی ہوئی شاخیں تھیں مرجھائی ہوئی
وقف اضمحلال بھونرے ہو رہے تھے آس پاس
زرد رُو تھے دم بخود تھے صورتِ بیمار تھے
نرم و نازک پتیوں پر تھی اُداہٹ چھا رہی
تشنگی سے ہو رہی تھی خشک سوسن کی زباں
آنکھ نرگس کی غبار و گرد سے تھی آب آب
پڑھ رہے تھے حلق میں پھولوں کے کانٹے الاماں
دھوپ کی شدت سے کلیاں آنکھ جھپکاتی نہ تھیں

ایک قریئے کی طرف میں سر کو نیہوڑائے ہوئے
تھی تمازت سے طبیعت سخت گھبرائی ہوئی
چلتے چلتے پاؤں شل تھے سانس تھی پھولی ہوئی
پیاس کے مارے لبوں پر جم رہی تھیں پپڑیاں
تھک چکا تھا اب سکت باقی نہ تھی کچھ پاؤں میں
اس شجر کا کیا کہوں کیا مجھ پہ سایہ ہو گیا

جا رہا تھا بجلیاں رگ رگ میں دوڑائے ہوئے
پیکر بیتاب میں تھی روح تھرائی ہوئی
سرگذشتِ ہستی موہوم تھی بھُولی ہوئی
دم بخود تھا ہو رہی تھی سوکھ کر کانٹا زباں
چلتے چلتے تھم گیا میں اک شجر کی چھاؤں میں
ایسی نیند آئی کہ فرشِ خاک ہی پر سو گیا

ایک دو لمحے نہ گزرے تھے ابھی سوئے ہوئے
دیکھتا ہوں اک حسینہ دشمنِ صبر و قرار

کان میں آئی ندا کیوں ہوش ہو کھوئے ہوئے
کانپتے ہاتھوں سے دامن کھینچتی ہے بار بار

جسم کو جھنجھوڑتی بازو ہلاتی زور سے
دیکھتا ہوں سامنے اک سانپ بل کھاتا ہُوا
آگے آگے وہ حسینہ پیچھے پیچھے میں غریب
دھنس رہے تھے جل رہے تھے پاؤں تپتی ریت میں
دم لیا جا کر وہاں اور جان میں جان آ گئی
ہائے یہ انداز اس کا اک قیامت ڈھا گیا

دفعتاً اٹھا میں گھبرایا ہُوا اس شور سے
پھن اُٹھائے پھر رہا ہے دم کو لہراتا ہوُا
جا رہے تھے بھاگتے اللہ رے میرے نصیب
اک رہٹ تھا چل رہا کچھ فاصلے پر کھیت میں
وہ حسینہ مسکرا کر زیر لب شرما گئی
میں بھی اپنی محسنہ کو دیکھ کر شرما گیا

ملگجے ملبوس میں اک چاند تھا بلّور کا
کاکل شبرنگ تھے شانوں پہ بل کھائے ہوئے
پتلیاں ساغر بکف تھیں انکھڑیاں مینا بدوش
رس بھری نظریں ادا شیریں تکلّم دلفریب
مانگ صدر رشکِ تجلائے چراغِ طُور تھی
تھیں ہلال نو بھویں محراب کعبہ کی قسم
پارۂ الماس دنداں لب تھے جام انگبیں
تمتماتے گال پیشانی عرق آلُود تھی
خیر خواہ نوعِ انساں نیک دل عصمت شعار

پردۂ قندیل میں شعلہ تھا شمع طور کا
یعنی گنج حُسن پر تھے ناگ لہرائے ہوئے
مست صہبائے حیا تھا نوجوانی کا خروش
شرم سے نیچی نگاہیں دشمنِ صبر و شکیب
منزلِ ظلمات میں اک جادۂ پُر نور تھی
مست آنکھیں میکدے تھے باب کعبہ کی قسم
قدِ طوبےٰ شورشِ محشر خرام دِل نشیں
بوندیوں کی زد پہ گویا آتشِ بے دود تھی
مفلس و بے مایہ حُسنِ خلق کی سرمایہ دار

یہ حسیں یہ نازنیں یہ سیمتن اے چرخِ پیر
جس کے آگے ماند ہے حسن تبانِ گلعذار
چاہیئے تھا آہ ایوان فلک پیما جسے
ہائے یوں فکر مشقت میں گذارے صبح و شام

جس کے تن پر چاہیئے ملبوس دیبا و حریر
آبلے ہاتھوں میں اس کے اور ہوں تلووں میں خار
ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی اس کے مقدر میں رہے
دودھ دوہے کھیت کاٹے اوپلے تھاپے مدام

چل دیا میں اس غم جانکاہ کو لیتا ہُوا
دل سے اس دہقان کی لڑکی کو دعا دیتا ہُوا

(ماخوذ)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "پیام" پر چندہ تحریک جدید یکمشت اور فوری معہ اضافہ ادا کرنیوالے مخلصین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو نباہے۔ خواہ اسے کسی قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے۔ کہ خدا تعالیٰ کے لئے انسان موت قبول کر کے موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو۔ وہ وعدہ کرے ہی نہ۔ کیونکہ "کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "کہ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم ایک عہد کرو۔ اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو"۔ چونکہ مومن کا وعدہ ایک اٹل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے عہد کو اپنے اوپر تنگی برداشت کر کے بھی اسے پورا کرتا ہے۔ اور تحریک جدید کے وعدے تو مخلصین نے اپنی آزاد مرضی اور خوشی سے خود اپنے امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین سے مطالبہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد تر اسلئے ادا کر دیں۔ کہ "تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے"۔ اور ان کی اس عملی قربانی سے ان کو زیادہ ثواب ہوگا۔ نیز ظاہر ہے۔ کہ جو احباب حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ ان کے لئے حضور کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔ چنانچہ جن احباب نے حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر لبیک کہا۔ ان کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ اسلئے دی جاتی ہے۔ کہ جن مخلصین نے اب تک ادا نہیں کیا یا اب تک توجہ نہیں کی۔ وہ جلد ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ اپنا عہد اسوقت سے قبل ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

(۱) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جن کا وعدہ سال چہارم میں تیسرے سال کے برابر -/-/160 کا جون تک ادا کرنے کا تھا۔ مگر آپنے ۱۷ اپریل کو جبکہ حضور ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر ہو رہی تھی۔ اسی وقت دوران تقریر میں ہی سو فی صدی ادا کر دیا۔

(۲) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ آپ کا وعدہ -/-/47 کا دوران سال کا تھا۔ آپنے فرمایا۔ کہ میں نے حضور ایدہ اللہ کا ارشاد پڑھ کر فیصلہ کر لیا۔ کہ گزارہ ملنے پر سب سے پہلے تحریک جدید کا عہد پورا کر دیا جائے۔ چنانچہ آپنے نہ صرف سال چہارم کا وعدہ ہی پورا کیا۔ بلکہ اسکے ساتھ تین روپیہ کی رقم کا اضافہ بھی داخل فرمایا۔

(۳) سید صادق علی صاحب ٹینک پور۔ آپنے باوجود پنشن پر ہونے کے سال چہارم میں -/-/135 روپے کا وعدہ جو تیسرے سال سے زیادہ ہے پیش کیا۔ اور اسے حسب معمول ابتداء ہی میں ادا کر دیا۔ جب آپکے سامنے حضور کا ارشاد پیش ہوا۔ تو آپنے -/-/135 کی رقم پر مزید -/-/47 کا اضافہ کر کے اپنے بچے سمیع اللہ کی طرف سے -/8/12 نجیب اللہ کی طرف سے -/12/16 اور مطیع اللہ کی طرف سے -/12/16 کی رقم حضور کے پیش کی۔

(۴) مولوی نور محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی راج پور بھائیاں نے -/-/30 کا وعدہ ماہوار قسط سے کیا۔ مگر حضور کے ارشاد پر یکمشت رقم ارسال فرمادی۔

(۵) جماعت جمشید پور کا وعدہ -/-/231 کا ہے۔ اس جماعت کی طرف سے 70 فی صدی کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ چنانچہ چودھری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ -/-/100 اور ان کی اہلیہ صاحبہ -/-/10 اور منشی محمد شجاعت علی صاحب سیکرٹری مال -/-/10 مولوی عبدالرحیم صاحب -/-/5 شیخ کمال دین صاحب -/-/5 بابو طفیل احمد صاحب -/-/5 داخل ہو چکے۔ اور ان احباب کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو گیا۔

جس جماعت کے عہدہ دار عملاً لبیک کہتے ہیں۔ اس جماعت کے دوسرے احباب بھی اپنے وعدوں کو فوری پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جس کے عہدہ دار سستی کرتے ہیں۔ ان کے دوسرے احباب بھی غفلت سے کام لیتے ہیں۔ پس کارکنان کو اپنے فرض کے ادا کرنے کے عملی نمونہ احباب کے پیش کرنا چاہیئے۔ تا ان کی بات دوسروں پر مؤثر ہو سکے۔

(۶) شیخ مسعود احمد صاحب رشید بی۔ اے آپ کا وعدہ -/-/330 تیسرے سال سے بھی زیادہ کا تھا۔ آپ نے حضور کا ارشاد ملتے ہی اسے سو فی صدی پورا فرمایا۔

(۷) سید محمود عالم صاحب نائب امین صدر انجمن احمدیہ کا وعدہ -/-/30 دوران سال کا تھا۔ مگر جب آپ نے حضور کا ارشاد پڑھا۔ تو آپ نے دل سے فیصلہ کیا۔ کہ اسے جس طرح ہو سکے۔ یکمشت اور فوری ادا کرنا چاہیئے۔ باوجود مقروض ہونے کے آپنے اپنے قرضوں کو پیچھے ڈال کر تحریک جدید کا عہد پہلے سو فی صدی پورا کیا۔

(۸) منشی اسد اللہ خاں صاحب دفتری بہشتی مقبرہ آپ کا وعدہ -/-/5 کا دوران سال کا تھا۔ مگر ارشاد حضرت نے مجبور کیا۔ کہ فوری ادا کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے اوپر تنگی ڈال کر یکمشت باوجود قلیل آمدنی کے ادا کئے۔

(۹) مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب ایم اے بھاگلپوری کا وعدہ -/-/125 دوران سال تھا۔ اور گذشتہ سال میں آپ وعدہ کی رقم اخیر سال ادا کرتے رہے ہیں۔ اس دفعہ حضور کا ارشاد ملنے پر آپ نے اپنا وعدہ فوری سو فیصدی پورا کر دیا۔

(۱۰) اخوند محمد اکبر خانصاحب منٹگمری۔ آپ ایک لمبی رخصت بیماری پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ کے ذمہ بوجہ زیادتی اخراجات بیماری سال سوم کے -/-/60 واجب تھے۔ حضور کا ارشاد پڑھتے ہی نہ صرف بقایا ادا کیا۔ بلکہ آپ نے اپنے اور اپنی اہلیہ کے سال چہارم کے -/-/125 بھی ادا فرمائے۔

(۱۱) جماعت گورداسپور۔ اس جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید شیخ محمد حسین صاحب ہیں۔ جب آپ کو حضور کا ارشاد ملا۔ تو آپ نے اپنے تمام احباب کو پڑھ کر سنایا اور تحریک کی۔ کہ دوست اپنے وعدوں کی رقوم حضور کے ارشاد پر فوری ادا کر کے زیادہ ثواب کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ چنانچہ ماہ اپریل میں ہی مندرجہ ذیل احباب نے سو فیصدی اپنے وعدے پورے کئے:-

شیخ محمد حسین صاحب -/-/15 بابو عنایت اللہ صاحب -/-/20 شیخ محمد عمر صاحب -/-/15 بابو نظام دین صاحب پنشنر -/-/25 میاں فضل کریم صاحب -/-/5۔ اس جماعت کے ایک دوست ہیں جو ماہوار قسط سے ادا کرتے ہیں۔ باقی سب کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو گیا۔

(۱۲) شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری اٹھوال کا وعدہ -/-/30 دوران سال کا تھا۔ آپنے یکمشت فوری ادا کر دیا۔ (۱۳) مخدوم حسین صاحب واسکوڈی گاماں پرتگیز سے لکھتے ہیں۔ تحریک جدید کے سال چہارم میں غلام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پانچروپیہ کی حقیر رقم کا وعدہ پیش کیا تھا۔ اور بلحاظ اپنی قلیل آمدنی کے ارادہ تھا۔ کہ اسے اخیر سال میں پورا کروں۔ مگر حضور کا "ضروری پیام" اخبار میں پڑھ کر باوجود مالی سخت تنگی کے میرا دل مجبور کر رہا ہے۔ کہ میں اپنے وعدے کو فوری ادا کروں۔ خاکسار یہاں ایک غیر احمدی کے ہاں چار روپیہ ماہوار معہ خوراک کام کرتا ہے۔ پانچروپیہ کی حقیر رقم حضور کے پیش کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر رقم کو قبول فرمائے۔ (۱۴) منشی سبحان علی صاحب کاتب محلہ دار السعۃ نے پانچروپیہ کا وعدہ باوجود تنگی کے اور باوجود اس کے کہ سال کے اخیر میں تھا۔ اب ادا فرما دیا ہے۔ (۱۵) اکسفورڈ سے جناب میاں مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت میاں بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں نے تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ بھیجا تھا۔ (یہ وعدہ آپ کا -/-/150 کا تیسرے سال کے وعدے سے ڈبل کا تھا) اور ساتھ ہی معذرت چاہی تھی۔ کہ اسے فوری ادا نہیں کر سکونگا۔ بلکہ سال کے اخیر تک (۳۰ نومبر ۳۸ء) تک ادا کرونگا اگر ممکن ہوا۔ تو اس سے پہلے۔ مگر آج حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا "پیام" مورخہ ۲۲ مارچ ۳۸ء اخبار الفضل میں پڑھا۔ دل تو یہی چاہتا ہے۔ کہ فوراً کسی طرح سارے کا سارا چندہ تحریک جدید اسی وقت ادا کروں۔ مگر اسوقت یہ ممکن نہیں۔ لیکن میں کوشش کروں گا۔ کہ میں اپنا موعودہ چندہ میعاد سے بہت جلد پہلے ادا کر دوں۔ فی الحال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حصول ثواب کی خاطر ۱۰ شلنگ کی حقیر رقم ارسال کر رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ کہ باقی رقم بھی جلد تر ادا کر دوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

تحریک جدید سال چہارم میں وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کر کے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ تا وقت سے پہلے ادا کر کے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار [illegible] سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۳ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء نمبر ۱۸

اصل مومن وہ ہیں جو بغیر کسی یاددہانی کے قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں

زمیندار احباب کیلئے اخلاص دکھلانے کا زریں موقعہ

از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

"تم میں سے کتنے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ کاش ہم بدر۔ اُحد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے اور اپنی جانیں خدا تعالےٰ کے رستے میں قربان کر دیتے۔ اور اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ قربانیوں کا میدان ان کے لئے پھر کھلا ہے۔ اور آج بھی اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہ رضؓ نے قربانیاں کیں۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں۔ جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود اخلاص دکھاتے ہیں۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جو وعدے کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں جلد پورا کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جو میرے کسی خطبہ یا تحریر یا تقریر کے محتاج نہیں۔ حالانکہ اصل مومن وہی ہیں۔ جو اس بات کے محتاج نہیں۔ کہ میں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاؤں بلکہ میرے خطبہ یا تحریر یا یاددہانی کے بغیر وہ ہر وقت قربانیوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی یا غفلت سے کام نہیں لیتے"۔

آپ نے حضور کا ارشاد پڑھ لیا۔ یاد رہے۔ کہ آپ نے اپنے مقدس امام کی اس آواز پر جو محض آپ کی مرضی اور خوشی کی ہے۔ جس میں نہ جبر نہ اصرار ہے۔ اپنی آزاد مرضی سے مالی قربانی کے لئے لبیک کہا۔ اور وعدے کی رقم فصل پر ادا کرنے کا عہد کیا۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد "پیام" بھی آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ جس میں حضور آپ سے خواہش رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ تحریک جدید کو تحریک جدید کے کاموں کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ اسلئے مومنین اپنے وعدے فوری ادا کریں۔ تا مقررہ وقت سے پہلے دینے کی وجہ سے جہاں ان کو اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ ثواب ملے وہاں ان کی یہ قربانی تحریک جدید کیلئے بھی فائدہ مند ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ مخلصین کا یہ اقدام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشی کا موجب ہو کر دعا کی تحریک کا باعث بھی ہوگا۔ پس احباب کو تحریک جدید کا وعدہ جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے زمینداروں کی فصل نکل رہی ہے۔ اور ان کا وعدہ بھی فصل کا ہے۔ پس زمیندار احباب کے لئے ان کے ایمان کے امتحان کا وقت آگیا۔ ادھر تحریک جدید میں مومنین نے اپنی زبان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور وعدہ بھی اپنے مقدس امام کے حضور اور مخلصین سے حضور عملی قربانی کا مطالبہ بھی فرما رہے ہیں۔ نیز دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھلانے کا موقعہ بھی ہے۔ ادھر فصل اور گھر کی ذاتی ضروریات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ کو یاد رہے۔ کہ "سلسلے کی ضروریات کی ذمہ واری آپ پر دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے"۔

پس اللہ تعالےٰ آپ کو اس امتحان میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔ اور اس امتحان میں فعل ہونے سے بچائے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ اپنے وعدے کی رقم سب سے پہلے ادا کر سکو۔ والسلام

خاکسار۔ منشی برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

سلسلہ کی خبریں

حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد احمدی نوجوانوں کی [illegible]

حضور فرماتے ہیں:۔ "میں چاہتا ہوں۔ کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاح[illegible] کی مجالس قائم کریں"۔ جن کے ارکان کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔ "تمہارا فرض [illegible] کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ ...... [illegible] مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ بلکہ [illegible] غریبوں اور مسکینوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں"۔ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پس نوجوانانِ جماعت بیدار ہوں۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعا[illegible] پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تئیں منظم کرنے کے لئے اپنے ہاں مجالس [illegible] قائم کریں۔ اور خاکسار کو اطلاع دیں۔ قادیان کے مختلف محلوں میں کام [illegible] جماعتوں سے بھی الحاق کے لئے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ نیکی کے کام [illegible] دوسروں سے پیچھے ہیں۔ (سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

منوچہر صاحب ایرانی کا اسلام

ایک زرتشتی صاحب کچھ دنوں سے قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور قادیان کی زندگی سے ان پر خاص اثر ہوا۔ جیسا کہ ان کے ایک مکتوب سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں کی اسلامی زندگی سے متاثر ہو کر وہ خود بھی اسلام کا اعلان فرماتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کا یہ اعلان از خود ہی ہے۔ کسی ادارہ نظارت کی طرف سے نہیں۔ ہماری رائے میں گو انہوں نے یہاں کی اسلامی زندگی سے اچھا اثر لے کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے ہیں۔ پورے طور پر مسلمان ہونے کے لئے ابھی بہت سے مرحلے طے کرنے پڑیں گے۔ اسلام کی ایک لازمی شرط ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال کی ہے۔ جس کے لئے ابھی زرتشتی صاحب تیار نہیں ہیں۔ اور غالباً اسی وجہ سے انہوں نے ہمارے کسی عالم کے ہاتھ پر قبول اسلام نہیں کیا۔ اور نہ احمدیت کے متعلق کوئی تحقیقات خاص کی ہے۔ ہم دعا تو کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اسلام کے زیادہ قریب ہوتے جائیں۔

لیکن ساتھ ہی یہ اعلان کرنے [illegible] کہ جہاں تک ان کے قادیان [illegible] ہے۔ ان کے قبول اسلام کا [illegible] باقاعدہ نہیں ہے۔

خلافت جوبلی فنڈ کے [illegible] صاحب بیت المال کی قابل [illegible]

اگرچہ ہر فرد جا[illegible] ایدہ اللہ تعا[illegible] میں ایک دو[illegible] کا عملی ثبوت [illegible] اعمال سے ظاہر ہو[illegible] ڈاکٹر چودھری سر محمد[illegible] کا یہ اقدام نہایت [illegible] آپ نے خلافت ج[illegible] جاری کر کے جماع[illegible] موقعہ بہم پہنچا دیا[illegible] تحریک میں حص[illegible] لیکن ظاہر ہے۔ کہ ہر[illegible] نتائج بہتر انتظام او[illegible] آنریبل چودھری سر محمد[illegible] نے ۲۷ اپریل ۱۹۳۸ء [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ہر فرمائی تھی۔ اس کے بعد مرکزی جماعت نے
... احباب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔
...س نے پچیس ہزار کی گرانقدر رقم جمع کرنے کا
...لہ کیا ہے۔ اس رقم میں سے دس ہزار کا وعدہ
...ماندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف
...ہو چکا ہے۔ باہر کی جماعتیں بھی اس فنڈ
...حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات
...ہے۔ کہ نظام کے ماتحت مرکزی جماعت نے
...ی چندہ کا جس طرح انتظام کیا ہے۔ اسی
...بیرونی جماعتیں اپنی اپنی جگہ ایسا انتظام
...۔ یعنی جماعت کے ذی ثروت احباب کی
...رر کی جائے۔ جو خود اس چندہ کے لئے
...سے زیادہ ہر ایک احمدی فرد سے وعدہ
...اس کی وصولی کا انتظام کرے۔

...کھ روپے کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں
...چندوں کو ادا کرتے ہوئے تین لاکھ
...کر لینا معمولی جد وجہد سے ممکن
...ے میں مرکزی جماعت کی
...امداد کرتے ہوئے بیرونی جماعتوں
...س مقرر کرنی چاہئیں۔ اور ہر ایک احمدی
...سے زیادہ وعدہ لے کر جماعت کی
...ین رقم مقرر کر کے اطلاع دینی
...جماعت کے مجموعی وعدے کی رقم
...شائع کی جائے۔ اور پھر اسکی
...پوری طرح کوشش کی جائے۔
...تعالیٰ ہم سب کو اس خدمت
...ی توفیق عطا فرما دے۔

...صادق صاحب سماٹرا پہنچ گئے

...ضل مبلغ سلسلہ عالیہ
...یان سے عازم
...بخیر و عافیت
...ہو
...ور انہوں نے
...ابو بکر ایوب صاحب
...رہ تبلیغ کا کام شروع
...ہائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں
...صد عالیہ میں کامیاب

...ر کا ہیڈ کوارٹر

...لئے اعلان کیا جاتا ہے
...کا تبلیغی مرکز یعنی

ہیڈ کوارٹر کوٹری ہوگا۔ جو احباب یا جماعتیں ان سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ جناب پراونشل امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ سندھ کوٹری ہیڈ ورکس کی معرفت کریں۔ اور اگر انہیں کسی جگہ بلانے کی ضرورت پیش آئے۔ تو براہ راست امیر صاحب موصوف کی خدمت میں تحریر کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نیجر گرلز ہائی سکول

۳ رمئی بعد نماز عصر نصرت گرلز ہائی سکول میں چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے مینیجر سکول کے ریٹائر ہونے اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے ان کے قائم مقام بننے کی تقریب پر اساتذہ و معلمات اور متعلمات نے ایک دعوت دی۔ تلاوت اور نظم کے بعد عملہ کی طرف سے استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے ایڈریس پڑھا۔ متعلمات کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جناب چودھری صاحب اور جناب ملک صاحب نے جواب میں مختصر تقریریں کیں۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ جناب چودھری صاحب کی خدمت میں قرآن کریم مخمل جائے نماز اور سلسلہ کی بعض کتب بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی تحریک

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ طالب علم مدارس انگریزی سے چوتھی جماعت پاس کر کے آئے۔ ایسے اس مدرسہ میں کچھ طالب علم تو مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے چوتھی جماعت پاس کر کے آتے ہیں۔ اور کچھ بیرونی مدارس سے۔ ان میں سے جو طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام سے آتے ہیں۔ وہ ناظرہ قرآن مجید پڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس مدرسہ میں قرآن مجید کی پڑھائی داخل کورس ہے۔ لیکن جو طلبا بیرونی مدارس سے پرائمری پاس کر کے آتے ہیں۔ وہ قرآن مجید بالکل نہیں پڑھے ہوتے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر وہ دوسرے طلباء کے ساتھ بالکل چل نہیں سکتے۔ کیونکہ انہیں ایک لفظ قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا بلکہ وہ قاعدہ یسرنا القرآن بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اس لئے انہیں قرآن مجید پڑھے ہوئے طلباء

کے ساتھ چلانے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اور چونکہ انہیں نئے سرے سے قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ قرآنمجید اور دوسرے عربی علوم میں سخت کمزور رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ احمدی والدین کے بچے ہوتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ماں باپ احمدی ہوتے ہوئے پھر اپنے بچوں کو گھر پر نہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے ہیں۔ اور نہ قرآن مجید کی تعلیم انہیں دی جاتی ہے۔ اور وہ قرآنمجید کے لحاظ سے ایک ہندو طالب علم کی طرح کورے کے کورے ہوتے ہیں۔ حالانکہ

> اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
> حق سے ملتا نہیں کبھی انساں (مسیح موعود)

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ احمدی والدین انگریزی مدارس میں تو اپنے لڑکوں کو داخل کر دیتے ہیں۔ اور اردو۔ حساب۔ جغرافیہ وغیرہ علوم کی تعلیم تو دلواتے ہیں۔ مگر خدا کی پاک اور بزرگ کتاب کی طرف اس قدر غفلت برتتے ہیں۔ کہ مطالب چھوڑ اس کے الفاظ سے بھی ان کا لڑکا ناآشنا رہتا ہے۔ پس میں نہایت تاکید سے تمام احمدی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ کے بچے انگریزی مدارس میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور وہاں قرآن مجید نہیں پڑھایا جاتا۔ تو آپ گھر پر انہیں خود یا ان کی مائیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھائیں۔ اور اس کے ختم ہونے پر قرآن مجید شروع کرائیں۔ اور اس طرح چار سال کے اندر جہاں ان کے بچے انگریزی مدارس سے پرائمری پاس کر لیں گے۔ وہاں گھر میں نہایت عمدگی اور آسانی سے قرآنمجید کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ اور یہ کام مشکل نہیں۔ صرف ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر روزانہ نصف گھنٹہ اس کام پر صرف کیا جائے۔ تو ایک برس میں قرآن مجید ختم ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ میری اس گذارش کو پڑھ کر احمدی احباب توجہ فرمائیں گے۔ اور اس تحریک کے پڑھتے ہی اپنے ان بچوں کو جو انگریزی مدارس میں پڑھتے ہیں۔ گھر پر قاعدہ یسرنا القرآن اور پھر قرآن مجید خود پڑھائیں گے ورنہ وہ خدا کو قیامت کے دن کیا منہ دکھائیں گے۔ جب یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا کے مطابق یہ سوال ہوگا۔ کہ تم نے اپنے بچوں کو ایم۔ اے تو بنا دیا۔ مگر ہماری پاک کتاب کے الفاظ بھی نہ پڑھائے۔ پس

> اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
> حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

(خاکسار سید محمد اسحاق)

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کی مبارک تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ۲۶ رمئی کو ہوا تھا۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۱ رمئی سے ۳۰ رمئی تک عشرۂ وصیت منایا جائے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں مخلصین جماعت سے وصیت کرائی جائے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کی تکمیل کی جائے۔

قادیان اور بیرونجات کے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور احباب سے گزارش ہے کہ وہ خود بھی رسالہ الوصیت کا بغور مطالعہ کریں۔ اور دیگر احباب جماعت کو بھی پڑھوائیں۔ نیز عشرہ وصیت کے دوران میں احباب کو وصیت کرنے کی ترغیب میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وصیتیں کرائیں۔ اور سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز اں بہشتی مقبرہ اور خاکسار کو اس بارے میں اطلاع دیں۔

سکرٹری صاحب ترقی اسلام کا اعلان

آریہ سماج کی کوششیں استقلال اور تنظیم کے ساتھ اپنے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے جاری ہیں۔ اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ ملاپ روزانہ ۱۰ رمئی ۳۸ء میں رپورٹ ہے۔ کہ دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے کارکنوں نے مارچ اور اپریل میں ۸۹ غیر ہندوؤں کو ہندو بنایا۔

اس خطرناک رَو کو روکنا ضروری ہے۔ اسلئے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ

(۱) جہاں سکرٹری ترقی اسلام ابھی تک نہیں منتخب ہوئے۔ وہاں انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(۲) اور مرکز سے ہدایات طلب کر کے ترقی اسلام کے لئے کام شروع کریں۔

دور جدید کا اجراء

اخبار دور جدید لاہور جو مسلم بنک لاہور کے فیل ہو جانے سے مالی مشکلات میں مبتلا ہونے کے باعث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

بغض وحسد کی آگ میں جلنے والے غیر مبایعین اور ان کا امیر

احمدیت کی تاریخ اسدن کی یاد کو کبھی بھی بھلا نہیں سکتی۔ جبدن دنیا نے اپنی ایک عجیب اور نرالی ادا دکھائی۔ کہ جب دنیا میں یہ نظارہ دکھائی دیا۔ کہ یہ دنیا ایسے خود فراموش وجودوں سے خالی نہیں۔ جو اپنے محبوب کی اولاد کو دکھ دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں ہاں جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے محبوب کے سب سے محبوب فرزند کو لوگوں کی نظروں سے ذلیل کیا جائے۔ اس کے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں۔ اس کے چلنے کے لئے ایک خار دار رستہ تجویز کیا جائے۔ ہاں آسمانی فرشتے اس واقعہ کی یاد کو اپنے دلوں سے محو نہیں کر سکتے۔ جس دن کہ ایک احسان فراموش انسان نے خدا تعالےٰ کے ایک مقدس نبی کے مقدس فرزند کی تذلیل وتوہین کی پوری کوشش کی۔ اس کو ناتجربہ کار کہا گیا۔ اور اسے مٹانے کی تدابیر کی گئیں۔ اس وجود نے اس بات کا ذرہ بھر لحاظ نہ کیا۔ کہ اس مقدس انسان کا مقدس باپ جس کا قلم سحر تھا۔ ہاں جسکی زبان میں ایک جذب اور تاثیر تھی۔ جس کے اشارات سے عقدہ ہائے لاینحل وا ہوا کرتے تھے۔ اسی وجود کو مخاطب کر کے کہا کرتا تھا۔ " مولوی صاحب یزید بڑا ہی بدباطن انسان تھا۔ اس نے اہل بیت پر بڑا ہی ظلم کیا"۔ مگر آہ اس انسان نے خدا کے مقدس مسیح کے ان اقوال پر غور نہ کیا۔ اور وہی کیا۔ جو کہ پہلے ہی نظر آتا تھا۔ افسوس اس وجود نے اسدن بھی اپنی اصلاح نہ کی۔ جس دن کہ خدا کے مقدس مسیح نے بذریعہ وحی کہا۔ " مولوی صاحب آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ مگر نہ بیٹھے۔ ہائے اب بھی دل میں خلش اور ٹیس ہے۔ اور خدا کے مقدس خلیفہ۔ خلافت اولیٰ کے حامل حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو تم نے ستایا۔ دکھ دیا۔ ان کے زندگی کے ایام کو تم نے تلخ بنانے کی ازحد کوشش کی۔ اے خدا کے مسیحؑ کے دشمن تو نے اس مسیح کے محبوب ترین انسان کو ان کے بڑھاپے کی عمر میں دکھ دیا۔ جسے اس کے آقا نے کہا تھا۔ ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

تم نے پھر وفاداری کے اقرار کئے۔ مگر کاش کہ تم تصنع نہ کرتے۔ کاش کہ تم دل سے خدا کے مسیح کی جماعت میں شامل ہوتے۔ کاش تمہارے دلوں میں لیڈری کی خواہش نہ پیدا ہوتی۔ تو تمہاری عاقبت سنورتی۔ جاؤ ان گذشتہ تاریخ کے اوراق کو کھولو۔ اور اپنی زندگی کی بدعنوانیوں پر غور کرو۔ کیا تم مسیح کی مقدس روح کو اذیت نہیں پہنچا رہے۔ تم نے ان کی زندگی میں انکو ستایا۔ تم نے اس کے محبوب دوست اور اس کے حقیقی جانشین کو دکھ دے کر اس مسیح قادیانی کی روح کو اذیت پہنچائی۔ تم نے اس کے مقدس فرزند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کی مخالفت پر کمر باندھی اور ان پیشگوئیوں اور مقدس فرمانوں اور خدائی بشارتوں کو پرپشہ کے برابر نہ سمجھا۔ آہ کبھی تو صحیح رستہ پر قدم مارا ہوتا۔

خدا کا پیارا مسیح تمہاری حالت درست کرنا چاہتا تھا۔ مگر تم بنجر زمین نکلے۔ تم نے عداوت محمود کا اعلانیہ اظہار کر دیا۔ قادیان چھوڑا۔ اور اس کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ ہمیش کے لئے محروم ہو گئے۔ جس سے ہمارے دماغوں کو ذہنی تکلیف ہوئی۔ کہنے والے نے کہہ دیا تھا۔ اخرج منہ الیزیدیون تم نے قادیان کو اپنے خیال خام میں بے کسی کی حالت میں چھوڑ کر اپنے لئے مقام لاہور کو جائے رہائش بنایا۔ سہ

لبدا پنے تم نے سمجھا قادیاں ویران ہے
ہاں جماعت کا ہمارے مرتبوں پر دھیان ہے
ہم کمانڈر اب بنیں گے سامنے میدان ہے
بحر وبر کا ہاتھ میں آنا تو اب آسان ہے

مگر وہ امیدیں حسرتیں بن گئیں۔ " اڑ گئی سونے کی چڑیا رہ گئے پر ہاتھ میں"۔ تم بدل گئے۔ زمانہ بدل گیا۔ جماعت نے تمہارے پیچھے لگنا گوارا نہ کیا۔ وہ واقف تھی ان عقائد سے۔ وہ واقف تھی ان تکالیف سے۔ جو خدا کے مقدس مسیح کو تم نے دیں۔ وہ ان ریشہ دوانیوں سے خوب آگاہ تھی۔ کہ کس طرح تم خدا کے برگزیدہ خلیفہ کو اسکی عمر کے آخری ایام میں دکھ دیتے تھے۔ پھر کیا یہ ممکن تھا۔ کہ وہ تم کو خلیفہ بناتی۔ اے خدا کے مقدس مسیح کی روح کو اذیت پہنچانے والو اب تو تمہارے دل کی مغروری نکل گئی۔ یعنی سہ

لے گیا تاج خلافت جیت کر محمود ہے

تم بدلنے شروع ہوئے اور بالکل بدل گئے۔ نہ صرف تم بدلے بلکہ تمہارے چند رفقار تمہارے ہمنوا اور ہم مشرب تمہارے ساتھ بدلے۔ تم نے جماعت کو بدلانا چاہا۔ وہ نہ بدلی۔ تم نے خدا کے مقدس نبی کو صرف محدثیت کا جامہ پہنانا چاہا۔ کامیابی نہ ہوئی۔ تم نے خلافت کا انکار کیا۔ یہ دماغی اختلال تھا۔ پہلے چھ سال خلافت کو مان چکے تھے۔ محمود پر شخصی حملے کئے گئے۔ مگر خدا کے مقدس مسیح کی دعائیں اپنے پیارے فرزند کے ساتھ تھیں۔ اسلئے وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔

اے بچھڑنے والو! کاش تم نہ بچھڑتے۔ اگر بچھڑنا ہی تھا۔ تو اس وقت بچھڑ جاتے۔ جبکہ خداوند تعالےٰ کے مقدس مسیح نے آپ جیسے لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی چادر اوڑھے رکھی۔ مخاطب کر کے فتح اسلام صـ۲۲ پر تحریر فرمایا تھا:۔

" اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا۔ تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے۔ کہ ابھی کون کونسے ہولناک جنگل اور پُر خار بادیہ درپیش ہیں۔ جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں۔ وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں۔ وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں۔ وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہو گا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں۔ وہ جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں۔ تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہو گی۔ جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غدا[ری کا] بہت ہی بڑا داغ ہے"۔

اب بھی مسیح پاک کی عزت کا جوا اپنی گردن پر رکھتے ہو۔ [illegible] کہ اسکے عقائد حقہ سے دشمنی [illegible] سے اختلاف۔ کیا یہ اطاعت ہے [illegible] اس ہادیٔ عالم ہاں اس روحانیت کا مقدس فرمان سناؤں۔ خدا کا [illegible] کا چاند کہتا ہے۔

" جو شخص مجھے قبول کرتا ہے [illegible] اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور [illegible] حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر [illegible] فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو [illegible] قبول نہیں کرتا۔ اس میں [illegible] اور خود اختیاری پائی [illegible] میں سے نہیں [illegible] جو خدا سے ملی [illegible] اسلئے آسمان [illegible] دار لعین صـ۳ [illegible]

اے خدا کے مقدس [illegible] ہو کر اس کے فرمان [illegible] احمدیت کا نام [illegible] والو۔ اے و[illegible] ہو۔ پر دل سے [illegible] شقی القلب و بد[illegible] حکم مان کر ان کے [illegible] تم اکیلے بیٹھ کر بغض [illegible] ضد و تعصب [illegible] چالیس دن تو [illegible] آنکھیں کھولو [illegible] کی تو [illegible]

[illegible] لے کا [illegible] تمہارے [illegible] اے خدا [illegible] صریح خلا[illegible] تم کے جماع[illegible] پہنچا دیا [illegible] یہ [illegible] ہے۔ خدا [illegible] چونتیس بر[illegible] " [illegible] بڑ[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریرفرمائی جلد ۲۳ نمبر ۱۸

احباب پڑ... دا نے مرد کی طرف سے سلسلہ
...س نے پچیس ... ئیں بنی کا لانا ترک کر دیا۔ اور
یہ کیا ہے۔ ... نسبت میں سے مسیح بنی اسرائیل
ماند ان حضرت ...
ہو چکا ہے ... م ۱۱/۱۲ جولائی ۱۹۰۲ء)
...شماد نصرے رہی ... اے اہل پیغام! پیغام بلڈنگ
ہے۔ کہ نظا... بیٹھ کر سوچو۔ کہ کیا تمہارا یہی عقیدہ
ہی چندہ ... تم میں سے کوئی رجل رشید ہے۔
بیرونی ... اور مفسر قرآن مولانا محمد علی صاحب
یعنی جماعت ... اپنے امیر جماعت سے پوچھے۔ کہ
رد کی جائے ... یا آپ نے اپنی تفسیر بیان القرآن
سے زیادہ ... ہر ایک یہ لکھا ہے۔ "حضرت
اس کی وصولی کا ... پیدائش اسلامی پیدائش
...کھ روپے کی رقم ... ئیت کا اصول ہے"۔
...چندوں کو ادا کر ... کیا یہ بھی لکھا تھا۔
... کر لینا معمولی جد... قرآن شریف کے
...ے میں مرکز ہی ... سکتا ہے۔ کہ حضرت
...امد کرتے ہوئے ہیر... پیدا ہونا تسلیم
...ں مقرر کرنی چاہئیں ... ے۔ میرے نزدیک
...ے زیادہ وعدہ ... نہیں نکلتا"۔ (ص ۳۱۴)
...عین رقم مقرر ... لیم کرلیں۔ کہ میں نے ایسے
...جماعت کے مجموعی ر... یں بھی نکل آئے۔
...شائع کی جائے۔ ... او پوچھ لینا۔ کہ کیوں
...پوری طرح کوشش ... یا حضرت مسیح موعود
...تعالٰے ہم سب کو اس ... کو خوب علم ہو
...ی توفیق عطا فرماوے ... پسندی اور خود اختیاری
...وعود علیہ السلام
...ادق صاحب ... ادا عقیدہ رکھ کر پھر
... ہونا کیا یہ
... ر کہ اسلامی
...ضل مبلغ شنگھائی (چین) کے

...یان سے عازم ... لو-
...ہی بخیر و عافیت ... ہی
...ور انہوں نے ... آتے
...ابو بکر ایوب صاحب ... م
...ہ تبلیغ کا کام شروع ... جلس
...پائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ... محمدیہ
...مد عالیہ میں کامیاب ... نکال کر
...یں۔ نہایت
...ے ... دو زانو

...ند کا ہیڈ کوارٹر

... المکرم
... ط
...یں۔ مگر
...لئے اعلان کیا جاتا ... یا فرماتے ہیں:۔
...کا تبلیغی مرکز یعنی ... کہ حضرت
... اتعالٰے
... تے

ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کرسکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں"۔

جب مولوی صاحب پڑھ لیں۔ تو پھر پوچھنا۔ کہ بتائیے صاحب آپ جیسے لوگوں کی دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ جب آپ لوگوں کے ہم عقیدہ لوگوں کا خدا بھی حکم و عدل نے مردہ قرار دیا ہے۔ تو ہمیں آپ سے کیا ملیگا ان کو بتائیں۔ کہ مولوی صاحب یہ خشک روحانیت ایک ایسا خطرناک قدم ہے۔ کہ جس سے یہ ڈر لگتا ہے۔ کہ آپ کو یہ قدم کہیں حضور کے اس آخری حوالہ کے آخری الفاظ کی طرف نہ لے جائے۔ پس مبارک ہیں وہ جو ٹھنڈے دل سے واقعات پیش کردہ پر غور کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہی ہیں۔ جو آخر صداقت کو پالیں گے۔ اے پیارے اللہ۔ تو ان کی حالت پر رحم فرما۔ آمین ثم آمین۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجامکار

خاکسار ڈاکٹر قاضی محمد بشیر عاذل کوروال ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ رُوڈس

جنگ کی آگ

ہٹلر کے آسٹریا کو ہڑپ کر جانے کے بعد یہ خبریں اڑائی جارہی ہیں۔ کہ اس قبضہ سے مسولینی ناراض ہوگیا ہے۔ اور وہ جرمنی سے دوستانہ تعلقات منقطع کرلینا چاہتا ہے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں۔ بلکہ آسٹریا کے قبضہ کے بعد اب مسولینی کی باری ہے۔ اور وہ ایک زبردست جنگ کی تیاریاں کررہا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسکی نظریں اسوقت شمالی امریکہ اور مصر پر ہے۔ فرانس نے اگر اس کے راستہ میں آنے کی کوشش کی۔ تو وہ اس صورت میں فرانس سے لڑنے سے بھی گریز نہ کریگا مسولینی کا یہ نیا ارادہ یوروپین طاقتوں کے لئے تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسولینی کا یہ نیا قدم اگر اٹھایا گیا۔ تو اس صورت میں جنگ جلد ہی شروع ہوجائیگی۔ اور یہ جنگ یورپ تک محدود نہیں رہیگی۔ بلکہ مشرق بھی اسکی لپیٹ میں آجائیگا۔

احمدی مشن

فدایانِ مسیحا کی پُر درد دعاؤں کا شاندار نتیجہ

حضرتِ محمود زندہ باد!

جسقدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
ہائے وہ تقویٰ جو کہتے تھے کہاں مخفی ہوئی

آہ کیا دل میں ہے گذرا ہوں میں اس سے دلفگار
ساربانِ نفس دوں نے کس طرف پھیری مہار

آہ! وہ کتنا مصیبتوں اور ابتلاؤں کا دن تھا۔ جبکہ حضرت مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول اس جہاں سے چل بسے۔ اور جماعت ہاں وہ جماعت جس کو خدا کے مقدس مسیح نے نہایت دردناک حالات میں سے گذر کر پالا پوسا تھا۔ بے کس و بے یار و مددگار طوفانوں کے سیلاب میں مخالفت کی زبردست آندھیوں میں تن تنہا رہ گئی۔ دشمن خوش تھا۔ کہ آج یہ سلسلہ نیست و نابود ہوا۔ کہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کا شیرازہ بکھرا کہ بکھرا۔ یہ جماعت اب چند گھنٹوں کی مہمان ہے۔ جماعت کے کمزور دل انسان لرزتے تھے۔ کانپتے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ دعاؤں میں مشغول آنسوؤں سے تر زمین آہ و بکا سے ایک حشر برپا تھا۔ جماعت سربسجود ہو کر یک زبان کہتی۔ کہ اے مالک الملک خدا۔ اے وہ خدا جس نے اپنے پیارے مسیح کو ہماری خاطر مبعوث فرمایا۔ تو اس سلسلہ کو دشمن کے ہاتھوں سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے بزرگ خدا یہ تیری جماعت۔ یہ تیرے مقدس مسیح کے نام لیوا۔ دشمن کے ہاتھوں انتہائی تکالیف میں ہیں۔ دشمن نت نئے فتنے برپا کررہا ہے۔ احمدیت کا پھولا پھلا چمن۔ سرسبز اور شاداب چمن برباد ہوتا دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ احمدیت کی ناؤ (نعوذ باللہ) بھنور میں غرق ہو۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ تیرے نام لیوا اور تیرے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے شفیق آقا کی شفقت و رحمت کی چادر اوڑھے بزرگ اس جہان سے ناکام و نامراد رخصت ہوں۔ ہائے افسوس صد ہا افسوس دشمن دانستہ طور پر تیرے مقدس مسیح کی پاک تعلیم پر حاشیے چڑھا کر سعید روحوں کو حق سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ پیارے مولیٰ اس وقت مومنوں کی جانوں سے بڑھ کر عزیز ترین وجود مسیح قدنی کی ذات والا صفات پر بے جا ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ اُسے نہایت گندی گالیاں دی جارہی ہیں۔ جس سے مومنوں کے دل چھلنی ہورہے ہیں۔ ان کا دنیا میں رہنا موت کے مترادف نظر آرہا ہے تو اپنی رحمت و فضل کے دروازے کھول اور دشمن کے حملوں کو پاش پاش کر۔ اے خدائے لازوال تو قلب مجروح کے لئے باعث تسکین وجود کو کھڑا کر۔ تا تیری مقدس جماعت سے خوف و ہراس کے ابر کافور ہو جائیں۔ اے پیارے اللہ اے زمین و آسمان کے مالک احمدی دنیا محوِ حیرت ہے۔ حسرت بھری نگاہوں سے تیرے اس وجودِ پاک کی منتظر ہے۔ تو اسے برپا کر۔ تا حق کے طالب اور صداقت کے متلاشی اسکی روشنی سے منور ہوں۔ باغ احمدؑ پھر پہلی سی پُر بہار زندگی میں پھولے پھلے۔

پیارے اللہ نے ہماری پر درد دعاؤں کو سنا۔ ہاں ان دعاؤں کو سنا۔ جن سے عرشِ الٰہی کانپ اٹھا۔ مومنوں کے قلوب میں خوشی و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ اللہ کے فرشتے نے مومنوں کو الٰہی بشارتوں اور صبح صادق کی مبارک آمد پر اطلاع دی۔ مومنوں کے لئے فتح و ظفر کی کلید اور دشمنوں کی سختی کے دن آگئے۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ مسیحؑ پاک کا لختِ جگر حضرت محمود ایدہ اللہ اپنی پوری شان و شوکت سے ہمارے پیارے خدا کی خاص نصرتوں سمیت مومنین کی جماعت کو ساحلِ کامیابی پر لانے کی خاطر ہویدا ہوگیا۔ زمین میں ایک شور اٹھا۔ مسیح کے جانثار پروانوں نے محمود زندہ باد۔ محمود زندہ باد کے نعرے بلند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے۔ اے پیارے محمود۔ خدا تیری عمر میں برکت دے۔ اور ہمیشہ اسکی نصرتیں تیرے شامل حال رہیں۔ آمین ؎

محمود پیارا ہے ہادی ہمارا
وہ فرزندِ مہدی ہے سب کا دلارا
وہی پسر موعود ہے میرزاؑ کا
کہ باطل اٹھائے گا جس سے خسارا

پیارو! حضرت محمود فرماتے ہیں:۔

"میں نے کسی سے درخواست نہیں کی۔ کہ وہ میری بیعت کرے۔ نہ کسی سے کہا ہے کہ وہ میرے خلیفہ بننے کے لئے کوشش کرے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ تو وہ علی الاعلان شہادت دے۔ کیونکہ اس کا فرض ہے۔ کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ اور جماعت کی تباہی کا عذاب اسکی گردن پر ہوگا۔ اے پاک نفس انسانو! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی۔ اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے بھی کبھی خواہش نہیں کی۔ کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالےٰ کے حکم کو رد کر دوں۔ مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح پہلوں کو بنایا تھا۔ گو میں حیران ہوں۔ کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آگیا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو۔ اس نے مجھے پسند کر لیا۔ اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اتار سکتا۔ جو اس نے مجھے پہنایا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا دین ہے۔ اور کونسا انسان ہے۔ جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں۔ مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے۔ میں کمزور ہوں۔ مگر میرا آقا بڑا توانا ہے۔ میں بلا اسباب ہوں۔ مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے۔ میں بے مددگار ہوں۔ مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کیلئے نازل فرمائے گا (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں۔ مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں"۔ (ٹریکٹ "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" صفحہ ۶ و ۷)

پس اے اہل پیغام اور دیگر لوگو! تعصب سے خالی ہوکر حضرت محمود کی خلافت حقہ پر غور کرو۔ تا تم پر حضرت محمود کی صداقت کا انکشاف ہو۔ گستاخیوں اور شرارتوں سے باز آؤ۔ اور خدا تعالےٰ کے خوف سے ڈر کر اس پاکباز انسان پر جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا۔ بے جا طعنہ و تشنیع نہ کرو۔

یاد رکھو! اگر تمہاری طرف سے گندے اتہامات اور بہتانات کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ تو یاد رکھنا ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جس کی صفت قہار ہے۔ اسکی قہری تجلیاں ایسی ہیں۔ کہ جو کوئی ان کا نشانہ بنتا ہے۔ ہرگز نہیں بچتا۔ اسکی لاٹھی میں آواز نہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ تمہیں پاش پاش کر دے۔ کیونکہ وہ غیور ہے۔ اور اسے اپنے پیاروں کی غیرت ہے۔ پس آخر کار فتح محمود کی ہوگی۔ اور گم گشتگان اسی محمود کی روشنی سے منور ہونگے۔ پس اب بھی وقت ہے۔ کہ تم حضرت محمود کی پاک صحبت اختیار کرو۔ تا خدا تمہیں اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے۔ اے ہمارے پیارے خدا حضرت محمود کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر رکھ۔ تا اس کے فیوض و برکات سے ہم بہرور ہوں۔ اور تا احمدیت کے آفتاب کی کرنیں تاریکی میں بسنے والی روحوں کو راہِ راست پر لانے کا موجب ہوں۔ آمین ثم آمین۔ ؎

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار
جب کوئی دل ظلمتِ عصیاں میں ہووے مبتلا
تیرے بن روشن نہ ہووے گو چڑھے سورج ہزار

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی)

پوری۔ ۱۴ مئی۔ گورنر اڑیسہ کے سیکرٹری نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔ اس غیر یقینی پولیٹیکل فضا کے پیش نظر جسمیں گورنر اڑیسہ اپنے قائم مقام کو چھوڑنے والے تھے۔ ہز ایکسلنسی اپنی سابقہ تجویز کے مطابق رخصت پر چلے جانے میں اپنے آپ کو حق بجانب خیال نہیں کرتے۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان حالات میں ان کے روبرو سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ اپنی رخصت منسوخ کرالیں وزیر ہند اور گورنر جنرل نے رخصت کی تنسیخ م

عیسائی مشن

واقعہ صلیب مسیح از روئے بائیبل

جیسا کہ عدالتوں کا طریق ہے۔ کسی واقعہ کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس واقعہ کے موجبات اور امر واقعہ پر غور کیا جائے۔ یعنی یہ دیکھا جائے۔ کہ فلاں واقعہ کس نیت یا ارادہ سے ظہور پذیر ہوا۔ اور وقوعہ کس رنگ میں ہوا۔ ان سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے امر متنازعہ فیہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کو بھی اگر اسی روشنی میں ملاحظہ کیا جائے۔ تو معاملہ آسانی سے فیصل ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے بجائے یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ وقوعہ قتل کے تمام اسباب و علل اور واقعات سے اغماض کر کے سکھا شاہی فیصلوں پر قلم تنسیخ کھینچ دی جاتی ہے۔ اور فیصلہ اس رنگ میں کیا جاتا ہے۔ کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں کا معاملہ تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے۔ جو مقدمہ کے طریق کارروائی کے سراسر منافی اور مضرت رساں ہے۔ اہلِ عالم کے لئے یہ نہایت ہی مکروہ صورت فیصلہ ہے۔ جسے وہ باہمی معاملات میں ہرگز اختیار کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتے۔ وقوعہ قتل کے تمام واقعات اختصار کے ساتھ میں ذیل میں پیش کرتا ہوں:۔

حضرت مسیح علیہ السلام امت موسوی میں بنی اسرائیل کے ایک گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی موسوی تھا۔ جبکہ امت موسوی کے افراد فسق و فجور۔ ظلمت و ضلالت اور کفر و بدعت کی خطرناک منزلیں سرعت کے ساتھ طے کر رہے تھے۔ کوہِ طور کی تجلی جس کی ضیا میں امت موسوی نے گہوارہ ترقی میں پرورش پائی تھی۔ ماند ہو چکی تھی۔ مذہبی دنیا میں فقیہوں اور فریسیوں کی زبان کے کلمات اسی قدر قانون کا حکم رکھتے تھے۔ جس قدر طوائف الملوکی کے ایام میں کسی ملک میں مطلق العنان لوگوں کی زبان کے الفاظ۔ اب نہ موسےٰ کے قائم مقام باقی تھے۔ اور نہ دینِ موسوی کے آثار ہویدا تھے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کاملہ دنیا کی مخلوق کی زبوں کاری پر جوش میں آئی۔ اور حضرت مسیحؑ کو منجی امت کی صورت میں مبعوث فرمایا۔ اب ...
کے حکم کی تعمیل میں حضرت مسیحؑ ...
کے بادگران کو اپنے دوستش ...
وعظ و ہدایت کا بازار گرم کرد ...
کھرے پروانوں کو حضر ...
پسند نہ آئی۔ اور وہ رفتہ ...
تاریک بلوں سے نکل کر ...
حضرت مسیح عام ط ...
اور تشبیہات ا ...
تمثیلی زبان میں مخلوق ...
تھے۔ مخالفین آپ کے ...
استنباط کر کے آپ پر ...
آپ نے یہ کہا۔ کہ میں ...
پیغامبر ہوں۔ او ...
میں آسمانی بادشا ...
نے کہنا شروع کر ...
ہے۔ اور متوازی حکو ...
ہے۔ انہوں نے شور ...
کے خلاف پروپیگنڈا کر ...
اور حکومت کے پاس ...
مقصد یہ تھا۔ کہ و ...
صلیب پر لٹکا ...
آپ ...
تو ...
نور ...
تھے۔
مخالفین ...
سے کیا۔ کہ ...
تاآنکہ ...
میں لغا ...
نام ...
دنیا کی تین بر ...
اقوام کے گرد ...
کشش و ...
باوجود وا ...
مشکل ...

جلد ۲۳ نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ت کی روشنی میں یہ محض ایک معمولی ...ہے۔ مگر آپس کے رنج و تعصب نے ...المگیر معمہ کی صورت دیدی ہے۔ یہودیوں ...ہے۔ کہ کائنات عالم کے مروجہ دستور ... حضرت مسیح صلیب پر وفات ...۔ کیونکہ حیات کے برعکس ممات ...ہی رونما ہو سکتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ...سے زندہ نہ اترتے۔ لیکن عیسائیوں ...کے ایک کثیر حصہ کے نزدیک ... لٹک جانے کے ...رت صعود کر گئے ہیں۔ جو عقلاً ...ر خلاف دستور اور ناممکن

...پر ہے۔ کہ حضرت مسیح کو ...نے کے لئے یہودیوں ...ڈورے ڈالے۔ کہ مسیح ...امد کرنے ہی ...ام میں مقدمہ دائر ...کے شور و غل سے ...سکتی تھی۔ آخر حضرت ...جج کی عدالت میں مقدمہ ...سامنے تمام کارروائی عمل ...ت کو سنکر کہا۔ کہ ...ں۔ اس پر یہودیوں ...لئے کہنا شروع ...ہیں دیتا۔ تو قیصر ...کو اپنی فکر دامنگیر ... اپنی طرف سے ...نے فیصلہ نہیں دیا۔ اور ...تے ہوئے کہا۔ کہ ...ضل ہوتا ہوں۔ تم جس ...

...ہیں بخیر و عافیت بھی ...ور انہوں نے ...ابوبکر ایوب صاحب ...رہ تبلیغ کا کام شروع ...جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ... پیدا ...سعد عالیہ میں کامیاب ... پر مزید ... جس دن ...یں۔ ہوئے ...

...ر کا ہیڈ کوارٹر

...لئے اعلان کیا جاتا ہے ...ں کے ہاں ...کا تبلیغی مرکز ... کو دن ...ت سے ...تھی۔

(...س مقرر کرنی چاہئے ...سے زیادہ ...عین رقم ...جماعت ...شائع کی ...پوری طرح کو ...تعالیٰ ہم سب ...کی توفیق عطا فرماوے)

...صادق ...

اسلئے ان کے نزدیک یہ امر گناہ کبیرہ اور حرام تھا۔ کہ کسی کو سبت یا سبت کی رات میں صلیب پر رہنے دیں۔

اسجگہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ صلیب کے متعلق بھی کچھ سپرد قلم کیا جائے۔ اس زمانے کی صلیب آج کل کی چوکھٹ والی پھانسی کی طرح نہیں ہوتی تھی۔ جس میں آدمی کی گردن میں رسہ ڈال کر ہلاک کیا جاتا ہے۔ بلکہ لکڑی کا تختہ ہوتا تھا۔ اس پر مجرم کو لٹا کر ہاتھوں پاؤں میں کیل گاڑے جاتے تھے۔ اگر صلیب پر کھینچے اور کیل ٹھونکنے کے بعد ایک دو دن تک کسی کی جان بخشی کا ارادہ ہوتا۔ تو اسی قدر عذاب پر کفایت کر کے ہڈیاں توڑنے سے پہلے اسکو صلیب پر سے زندہ اتار لیا جاتا۔ ورنہ اگر مارنا ہی منظور ہوتا۔ تو صلیب پر کم سے کم تین دن تک صلیب کھنچا رہنے دیتے۔ اور پانی اور روٹی قطعی نہ دیتے۔ اسی طرح دھوپ میں تین دن سکھاتے۔ اس کے بعد ہڈیاں توڑ کر ہلاک کرتے۔ حضرت مسیح کو بھی اسی صلیب پر لٹکایا گیا۔ اسی اندازے سے حضرت مسیح کی جان بھی صلیب پر تین دن بھوکا پیاسا رہنے کے بعد ہڈیاں توڑے جانے کے بعد نکلنی واجب تھی۔ مگر دستِ غیب نے حالات کی مشینری کو ایسی حرکت دی۔ کہ صورت واقعہ متوقع امید کے برعکس پلٹا کھا گئی۔ اور اس مصرعہ کی مصداق ہوئی۔ ؎

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکے ہوئے دیر نہیں گذری تھی۔ اور ابھی چھ کا عمل تھا۔ کہ آندھی چلنی شروع ہوئی۔ جس سے تمام روئے زمین پر اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ اندھیرا متواتر تین گھنٹے تک چھایا رہا (مرقس $\frac{16}{22}$) مزید برآں بھونچال بھی آیا۔ یہودی حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکا تو بیٹھے تھے۔ مگر اس کے بعد انہیں سبت اور عید فسح کا خیال دامنگیر ہوا۔ مگر جب آندھی نے فضا کو بالکل تاریک و تار کر دیا۔ اور بھونچال آیا۔ تو وہ بالکل خوفزدہ ہو گئے۔ مبادا سبت کی رات آجائے۔ اور وہ سبت کے مجرم ہو کر تاوان کے لائق ٹھہریں۔ انہوں نے جھٹ آن کر مسیح کو مع دونوں چوروں کے صلیب پر سے اتار لیا۔ عید فسح کی کم فرصتی۔ عصر کا وقت۔ آندھی کی آمد اور سبت کا خوف۔ ایسے اسباب بیک وقت پیدا ہو گئے۔ جن کے باعث حضرت مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔

پیلاطوس کی اجازت سے دونوں چوروں کی ٹانگیں توڑی گئیں۔ بعد ازاں یسوع کی طرف دیکھ کر کہا گیا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔ اسکی ٹانگیں نہ توڑی جائیں۔ تب ایک سپاہی نے بھالے سے اسکی پسلی چھیدی۔ اور اس سے خون اور پانی نکلا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیلاطوس کو حضرت مسیح سے حسن ظنی تھی۔ اور اس کی بیوی کے خواب کا بھی اسکی طبیعت پر اثر تھا۔ اسلئے اس نے حضرت مسیح کے متعلق ایسا رویہ اختیار کیا۔ جو حضرت مسیح کی حیات میں ممد تھا۔ مثلاً جب حضرت مسیح کو صلیب پر سے اتارا گیا۔ تو چوروں کے برعکس آپ کو مردہ قرار دیا گیا۔ اور چوروں کی طرح آپ کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں۔ اگر دونوں چور حضرت مسیح کے ساتھ صلیب پر چڑھائے اور اتارے نہ جاتے۔ تو معاملہ فہمی میں کسی قدر دشواری پیدا ہو سکتی تھی۔ مگر ان دونوں چوروں کے طریق ہلاکت نے بالکل واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کی موت واقع ہوتی۔ تو اسی سلوک کے نتیجے میں واقع ہوتی۔ جو ان دو چوروں کے ساتھ کیا گیا۔ مگر آپ کے ساتھ برعکس برتاؤ کا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے صلیب پر ہرگز ہرگز وفات نہیں پائی۔ اور آپ کے جسم سے خون اور پانی کا نکلنا بھی آپ کی زندگی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ مردہ کے جسم میں خون اور پانی کہاں۔ پیلاطوس کے حضرت مسیح کو زندہ جاننے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ جب یوسف ارمتیا نے آکر پیلاطوس سے حضرت مسیح کی نعش مانگی۔ تو اس نے متعجب ہو کر شبہ کیا۔ کہ کیا مسیح مر گیا ہے۔ پیلاطوس کا نعش کا لفظ سُنکر تعجب کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح کو مردہ تصور نہیں کرتا تھا۔

اس کے بعد یوسف ارمتیا نے حضرت یسوع کو قبر میں رکھ دیا۔ جو ہوادار کوٹھے کی مانند تھی۔ اور اس میں کھڑکی تھی۔ اتوار کے دن بڑے تڑکے کچھ عورتیں خوشبو لے کر قبر پر آئیں۔ انہوں نے قبر سے پتھر کو ڈھلکا ہوا پایا۔ اور اندر جا کے یسوع کی لاش نہ پائی۔ (لوقا $\frac{24}{3,2}$)

اس واقعہ سے عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح زندہ تھے۔ پہلے آپ صلیب پر چند گھنٹے رہنے کی وجہ سے تکلیف کی وجہ سے بیہوشی کی حالت میں تھے۔ اور جب ہوش آئی۔ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر بجائے اس کے یہ استنباط کیا جاتا ہے۔ کہ آپ صعود الی السماء کر گئے۔ حالانکہ اس امر کے باور کرنے کے لئے کوئی قرائن نہیں۔ اور نہ کوئی گواہی بائیبل سے لی جا سکتی ہے۔ بلکہ اسکی بجائے مسیح قبر سے نکل کر جلیل کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اتوار کی صبح کو وہ پہلے مریم مگدلینی سے ملا۔ مریم نے حواریوں کو خبر کی۔ کہ مسیح تو جیتا ہے۔ پھر وہ گیارہ حواریوں سے جب وہ کھانے کو بیٹھے۔ ملا۔ اور ان کی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی۔ جب وہ کھانا کھا رہے تھے۔ اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں جو زخمی تھے دکھائے۔ انہوں نے گمان کیا۔ کہ شاید یہ روح ہے۔ تب اس نے کہا کہ مجھے چھوؤ۔ اور دیکھو۔ کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں۔ جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور ان سے ایک بھنی ہوئی مچھلی اور شہد کا ایک چھتہ لیا۔ اور ان کے سامنے کھایا (مرقس $\frac{16}{14}$)

اور جب مسیح کے حواری سفر کرتے ہوئے املوس بستی کی طرف جا رہے تھے۔ مسیح ان کو ملا۔ مسیح نے چاہا۔ کہ آگے بڑھ کر ان سے علیحدہ ہو جائے۔ تب انہوں نے اسکو جانے سے روک لیا۔ کہ آج رات ہم اکٹھے رہیں گے۔ اس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر روٹی کھائی۔ اور وہ سب مع مسیح کے املوس گاؤں میں رات بھر رہے۔ (لوقا $\frac{24}{13}$)

مقدمہ کی صورت بیان بائیبل سے لی گئی ہے اگر ان واقعات کو تنقیدی صورت میں لایا جائے تو معاملہ اور آسان فہم ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہودیوں کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح نعوذ باللہ جھوٹے نبی ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اب حضرت مسیح کی صداقت کا صرف یہی پہلو ہو سکتا تھا۔ کہ آپ صلیب پر وفات نہ پائیں۔ رہا یہ امر کہ خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ محض خوش فہمی کی دلیل ہے۔ اور ایسی ستم ظریفی کہ یہودیوں کے گمان میں بھی نہ تھی۔ اور نہ کسی کا ذہن اس طرف کسی حالت میں بھی راغب ہو سکتا ہے۔ اور یہ خدائی حرکت سراسر

سوال از آسمان جواب از ریسمان

کا مصداق ٹھہرتی ہے۔ جو خدائے قادر مطلق کی شان سے بعید ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح تھوڑی دیر صلیب پر رہے۔ آپ کی ہڈیاں بالکل توڑی نہیں گئیں۔ پیلاطوس آپ کو زندہ سمجھتا رہا۔ حضرت مسیح مقبرہ سے خود نکل کر حواریوں سے ملے۔ ان کے ساتھ کھانا تناول کیا۔ اپنا جسم دکھایا۔ اور حواریوں کے ساتھ سفر اور شب بسر کی۔ ہماری روز مرہ کی زندگی شاہد ہے۔ کہ ایسے واقعات دنیا میں زندہ لوگوں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ مردہ لوگوں کی دنیا اس سے پرے ہے۔ لہذا ہماری رائے قاصر ہے۔ کہ صورت واقعہ سے برعکس کوئی نتیجہ گھڑ کر پیش کیا جائے۔ حضرت مسیح انسان تھے۔ اور انسانوں کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورثاء کے حصص معلوم کرنے کا گوشوارہ

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل)

نمبر شمار	نام ورثاء	جب کوئی وارث نہ ہو	لڑکے یا لڑکا ہو	بیٹی	بیٹیاں	پوتا یا پڑپوتا	پوتی	پوتیاں	بہن حقیقی	کئی بہنیں حقیقی	بھائی حقیقی	کئی بھائی حقیقی	بہن باپ کی طرف سے	بہنیں باپ کی طرف سے	بھائی باپ کی طرف سے	کئی بھائی باپ کی طرف سے	بہن یا بھائی ماں کی طرف سے	کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف سے	ماں	دادی	نانی	بیوی یا بیویاں	خاوند	باپ	دادا
		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	بیٹی کے لئے	۱/۲	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲
۲	دو یا زیادہ بیٹیوں کیلئے	۲/۳	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	
۳	ایک پوتی کے لئے	۱/۲	×	۱/۶	×	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	
۴	کئی پوتیوں کے لئے	۲/۳	×	۱/۶	×	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳		
۵	بہن حقیقی کے لئے	۱/۲	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	۲/۳	۲/۳	عصبہ	عصبہ	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲		
۶	حقیقی بہنوں کے لئے	۲/۳	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	۲/۳	۲/۳	عصبہ	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	×	
۷	بہن باپ کی طرف سے	۱/۲	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	۱/۶	×	×	×	۲/۳	۲/۳	عصبہ	عصبہ	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	×	
۸	بہنیں باپ کی طرف سے	۲/۳	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	۱/۶	×	×	×	۲/۳	۲/۳	عصبہ	عصبہ	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	۲/۳	×	
۹	بہن یا بھائی ماں کی طرف سے	۱/۶	×	×	×	×	×	×	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۳	۱/۳	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶		
۱۰	کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف سے	۱/۳	×	×	×	×	×	×	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	۱/۳	×	
۱۱	ماں کے لئے	۱/۳	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۳	۱/۶	۱/۳	۱/۶	۱/۳	۱/۶	۱/۳	۱/۶	۱/۳	۱/۶	—	۱/۳	۱/۳	۱/۳ ثلث باقی	۱/۳ ثلث باقی	۱/۳	
۱۲	نانی ایک یا کئی کے لئے	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	×	۱/۶	۱/۶	۱/۶			
۱۳	دادی ایک یا کئی کے لئے	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	۱/۶	×	۱/۶	۱/۶	۱/۶			
۱۴	ایک بیوی یا کئی بیویاں	۱/۴	۱/۸	۱/۸	۱/۸	۱/۸	۱/۸	۱/۸	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴					
۱۵	خاوند	۱/۲	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲	۱/۲					
۱۶	باپ کے لئے	عصبہ	۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ + ۱/۶	۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ						
۱۷	دادا کے لئے	عصبہ	۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ + ۱/۶	۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ + ۱/۶	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ						
۱۸	لڑکا یا لڑکوں کے لئے	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ							
۱۹	پوتا یا پوتوں کے لئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ							
۲۰	ایک یا کئی بھائی حقیقی جو ہوں ان کے لئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ				
۲۱	ایک یا کئی بھائی باپ کی طرف سے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ/×*	عصبہ/×*	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ				
۲۲	چچا ایک یا کئی اگر ہوں تو ان کے لئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ/×	عصبہ/×	×	×	عصبہ/×	عصبہ/×	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ					

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامات وہدایات بابت گوشوارہ

نمبر شمار	نام علامت یا ہدایت	تشریح
(۱)	عصبہ	عصبہ سے مراد ہر وہ شخص ہے۔ جو اصحاب الفرائض کے حصہ لینے کے بعد جو حصص بچ جائیں۔ وہ لے لیتا ہے۔ اور اکیلا ہونے کی صورت میں سارا مال اسے ملتا ہے۔ عصبہ دو قسم کا ہوگا۔ اول۔ اگر مذکر کے ساتھ مؤنث ہو۔ جیسے لڑکی لڑکے کے ساتھ یا پوتی پوتے کے ساتھ یا بہن بھائی کے ساتھ تو ان تینوں صورتوں میں مذکر کو مؤنث سے دوگنا ملے گا۔ دوم۔ اگر مؤنث مؤنث کے ساتھ عصبہ ہو۔ جیسے بہن لڑکیوں یا پوتیوں کے ساتھ ایسی صورت میں اگر بہنوں کے ساتھ بھائی نہ ہو۔ تو بہنیں برابر بقیہ مال تقسیم کریں گی۔ ورنہ تو اوپر والی صورت ہو گی۔ کہ مذکر کو مؤنث سے دگنا ملے گا۔
[illegible]	[illegible] عصبہ	یعنی پہلے بطور وارث کے $\frac{1}{6}$ اور اگر اصحاب الفرائض سے کچھ بچ گیا۔ تو وہ بھی لے لیگا۔ جیسے باپ۔ بیٹی۔ بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ۔
[illegible]	عصبہ / ×	یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ ایک حالت میں گر جاویں گے اور دوسری میں وارث جیسا خانہ کیفیت میں نوٹ کیا گیا ہے
[illegible]	×	اس سے مراد یہ ہے۔ کہ یہ وارث دوسرے وارث کے ساتھ مل کر کچھ نہیں لے گا۔ جیسے بھائی بیٹے کے ساتھ یا باپ کے ساتھ۔
[illegible]	—	یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ یہ وارث دوسرے ایسے وارث کے ساتھ جس کے نیچے یہ علامت ہو۔ جمع نہیں ہو سکتا۔ جیسے خاوند خاوند کے ساتھ۔ کیونکہ دو خاوند نہیں ہوتے۔ یا باپ باپ کے ساتھ۔ یا ماں ماں کے ساتھ۔
[illegible]	...سونام ... ...صورت	(۱) اگر کسی وارث کے لئے دو یا دو سے زائد حصص الگ الگ ورثاء کے ساتھ جمع ہو جائیں۔ تو ان میں سے جو تھوڑا حصہ ہوگا۔ وہ ملے گا۔ جیسے ماں کو لڑکے کے ساتھ $\frac{1}{6}$ لیکن بہن کے ساتھ $\frac{1}{3}$۔ اگر دونوں ہوں۔ تو ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔ اسی طرح بیوی کو اولاد کے ساتھ $\frac{1}{8}$ اور بہن کے ساتھ $\frac{1}{4}$۔ اگر دونوں ہوں تو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔
[illegible]	...ب ...پیدا ...پر مزید ...جس دن ...ہوئے ...ے د... ...صہ ...الفر...	ہاں اگر کوئی اپنی جنس کے ساتھ جمع ہو۔ تو اسکو زیادہ ملتا ہے اگر دوسرے کے ساتھ جمع ہو۔ تو کم ملتا ہے۔ اگر کوئی وارث دونوں کے ساتھ جمع ہو۔ تو اسی صورت میں زیادہ حصہ ملے گا۔ جیسے بیٹی کو اور وارثوں کے ساتھ $\frac{1}{2}$ ملتا ہے۔ لیکن ساتھ ماں کے $\frac{1}{2}$ تو اس صورت میں لائق ٹھہرے۔ وہ ملے گا۔
[illegible]	...ں کے ہار ...امت کو دا ...ت سے	کو مع دونوں صورت میں وارث کے لئے عصبہ و حصہ جمع ہو لیا جائے تو اس وقت عصبہ کو لیا جائے گا۔ حصہ مقررہ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ مثلاً لڑکی لڑکے کے ساتھ عصبہ ماں کے ساتھ $\frac{1}{2}$۔ اگر دونوں ہوں۔ تو عصبہ والی صورت ہوگی۔
[illegible]	...کھی ...کو	...ت کے بعد اسکی بیوی۔ ماں۔ باپ اور بیٹی رہ گئے۔ اس کے ترکہ کی ...ں کو جو نمبر ۱۴ پر ہے۔ خانہ نمبر ۱۸ یعنی ماں کے ساتھ ملایا۔ تو $\frac{1}{4}$۔ اسی طرح

خانہ نمبر ۲۳ باپ کے ساتھ ملایا۔ تو بھی $\frac{1}{4}$۔ لیکن خانہ نمبر ۳ بیٹی سے ملایا۔ تو $\frac{1}{8}$۔ اس لئے بموجب ہدایت نمبر ۱ بیوی کو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔

ماں جو نمبر ۱۱ پر ہے۔ اگر اسکو بیوی و باپ سے ملایا تو $\frac{1}{4}$ ملا۔ لیکن بیٹی سے ملایا۔ تو $\frac{1}{6}$۔ اسواسطے $\frac{1}{6}$ بموجب ہدایت نمبر ۱ ملے گا۔

باپ جو نمبر ۱۶ پر ہے۔ اس کو بیوی وماں کے ساتھ ملایا۔ تو عصبہ ہوا۔ اور جب بیٹی کے ساتھ رکھا۔ تو $\frac{1}{6}$ و عصبہ ہوا۔ اس کو $\frac{1}{6}$ و عصبہ ملے گا۔

لڑکی جو نمبر ۱ پر ہے۔ اس کو بیوی ماں باپ کے ساتھ رکھ کر دیکھا۔ تو $\frac{1}{2}$ نکلا۔ گویا :-

بیوی	ماں	باپ	بیٹی	
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$ + عصبہ	$\frac{1}{2}$	کل نمبر ۲۴
۳	۴	۴ + ۱	۱۲	

دو پولیس افسروں کے خلاف سشن جج راولپنڈی کے ریمارکس

مسٹر آرم راڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج راولپنڈی نے علاقہ تھانہ گوجرخاں کے مشہور و معروف مقدمہ قتل میں پولیس کے خلاف اس قدر سنگین الزام لگائے ہیں۔ کہ جن سے کافی سنسنی پھیل گئی ہے۔ تمام فیصلہ پولیس کے خلاف لکھا ہوا ہے۔ مقدمہ کے واقعات اس طرح پر تھے۔ کہ چارسدہ ضلع پشاور کے ایک پرائیویٹ پریکٹیشنر ڈاکٹر راجہ رام اور ان کے بھائی لالہ جے رام غلورمل ڈھڈیال اپنے ایک نوکر کے ہمراہ گوجرخاں میں بھینس خریدنے کے لئے آئے۔ انہوں نے وہاں سے دو بھینسیں خریدیں۔ اور بھینسوں کے مالک کو کہا۔ کہ وہ ان کے ساتھ ڈھڈیال آئے۔ وہاں سے قیمت ادا کر دی جائیگی۔ استغاثہ کی کہانی کے مطابق جب یہ پارٹی راستہ میں پہنچی۔ تو جے رام نے اپنا چاقو نکالا۔ اور راجہ رام نے اسے نیچے گرا کر گلے میں چاقو پھیر دیا۔ اور اسکی نعش ایک گڑھے میں دبا دی۔ ملزمان نے اپنی صفائی میں گوجرخاں جانا اور بھینسوں کا خریدنا تو تسلیم کر لیا۔ مگر یہ کہا۔ کہ انہوں نے ڈھڈیال پہنچکر اللہ دتا مقتول کو رقم ادا کر دی۔ اور اس سے باضابطہ رسید حاصل کر لی۔ جس پر مقتول کا انگوٹھا لگوا لیا۔ لیکن جب سردار امریک سنگھ سب انسپکٹر پولیس نے چارسدہ میں ملزم راجہ رام کو گرفتار کیا۔ تو اس نے وہ رسید پولیس سب انسپکٹر کو دے دی۔ جس نے وہاں ہی اس رسید کو پھاڑ دیا۔ لیکن ایک دوسرے پولیس افسر نے جو وہاں موجود تھا۔ اس رسید کے پھٹے ہوئے ٹکڑے اٹھا لئے اور کہا۔ کہ میں انہیں عدالت میں پیش کر دوں گا۔ مگر اس نے واقعات سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

سشن جج کے ریمارکس

فیصلہ ۲۵ ٹائپ کے صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کے چند اہم اقتباسات یہ ہیں۔ کہ "میرے لئے یہ نہایت مشکل ہے۔ کہ میں دو پولیس افسران چودھری محمد زمان اور سردار امریک سنگھ کے اس سنگین اور ناقابل تلافی فعل کی مذمت کرنے کے لئے سخت سے سخت الفاظ لکھوں۔ ان کے اس فعل سے عام فوجداری مقدمات پر گہرا اثر پڑیگا۔ یہ ایک طے شدہ اصول ہے۔ کہ اگر کسی ملزم کے پاس اپنی صفائی میں کوئی جائز دستاویز ہے۔ تو وہ فوراً اسے پیش کر دے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا۔ اور بعد ازاں وہ کسی قسم کی صفائی پیش کریگا۔ تو بعد ازاں کی اختراع سمجھی جائے گی۔ اور وہ ناقابل یقین ہوگی۔ موجودہ مقدمہ کے بعد ہر ایک ملزم اس امر کے لئے حق بجانب ہوگا۔ کہ وہ دوران تحقیقات میں تمام امور متعلقہ صفائی کو چھپائے رکھے۔ کیونکہ موجودہ طریقہ سخت قابل اعتراض ہے۔ اور مقدمہ زیر بحث میں ملزم نے اپنی صفائی کے کاغذات پیش کرکے نقصان اٹھایا ہے۔ اور جب تک ان دونوں پولیس افسروں کے خلاف جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ایکشن نہیں لیا جائے گا۔ اور جب تک پبلک اور عوام میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے کوئی مؤثر ذریعہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ تب تک ہر ملزم کو یہ حق ہوگا۔ کہ وہ کسی مرحلہ پر جبکہ وہ مناسب سمجھے اپنی صفائی پیش کرے۔ اور پھر اس صفائی کو اس نقطۂ نظر سے کہ وہ بعد ازاں دیر سے کی گئی ہے۔ ناقابل اعتبار نہ سمجھا جا سکے گا۔ اور اس پر نکتہ چینی نہ کی جا سکیگی۔ کیونکہ موجودہ مقدمہ کی روشنی میں ملزموں کو پولیس کے سامنے صفائی پیش کرنے کے لئے ہولناک نتایج پیدا ہو جانے کا ڈر لگا رہے گا۔ ملزموں کو یہ خدشہ ہوگا۔ کہ ان کی ایمانداری ہی کہیں ان پر مصیبت کا باعث بن جائے۔

سلطانی گواہ نانک چند کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات کا کالم

بٹہ اور ورثہ

ایک وہ زمانہ تھا۔ جبکہ عرب میں جہالت اور تاریکی پورے طور پر چھائی ہوئی تھی۔ عدل و انسانیت کی جگہ تکبر و نخوت نے قبضہ کر رکھا تھا۔ دخترانِ بے گناہ کو زندہ در گور کرنا نہ صرف جائز ہی تھا۔ بلکہ باعث فخر سمجھا جاتا تھا۔ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے۔ چادر ڈالنے پر ورثہ میں شمار کی جاتی تھی۔ چادر ڈالنے والا دیور۔ جیٹھ۔ خواہ سوتیلا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی ہی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ حائضہ عورت سے یہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ کہ اس کے کھانے کے برتن علیحدہ کر دیئے جاتے تھے۔ اور سونے بیٹھنے کی جگہ بھی الگ ہوتی تھی۔ غرضیکہ ہر خانگی امر میں اس بے گناہ سے ترک معاملت کی جاتی تھی۔ گویا وہ ان کی نظروں میں نجس سے نجس سمجھی جاتی تھی۔

غرضیکہ ایسا کوئی فعل قبیح و شنیع نہ ہوگا۔ جس کے وہ مرتکب نہ ہو چکے ہوں۔ عورت ان کی نظروں میں حیوانوں سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی۔ یا دوسرے لفظوں میں اولاد پیدا کرنے کی مشین سمجھی جاتی تھی۔

اس منحوس رویہ کے قلع قمع کرنے اور مظلوم قوم کی دادرسی کرنے کے لئے رحمت ایزدی کا دریا مکہ کی ایک غریب اور بیوہ عورت کے گھر سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا نہ صرف عرب بلکہ تمام روئے زمین کو سیراب کرنے کے لئے جاری ہوتا ہے۔ وہ بیت اللہ جہاں طبقہ نسواں کو حیوانوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔ وہ شرف دیا جاتا ہے۔ کہ ہر امر میں مساوات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے عورت کو قعر ذلت سے نکال کر شرف و عزت کی مسند پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ زندگی کا آرام بنا دیا جاتا ہے۔ بلکہ رفیقۂ حیات ہی اسکو کہا جاتا ہے لیکن آج دنیا میں پھر وہ جہالت آگئی۔ جو ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے پر دنیا و جہان سے دور ہو چکی تھی۔ مسلمان عرب کی اس جہالت پرست قوم سے بھی دس قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ گائے بھینسوں کی طرح لڑکیوں کو نہ صرف پسِ پردہ بلکہ برملا فروخت کیا جا رہا ہے قیمتیں مقرر ہو رہی ہیں۔ کہیں تبادلے کئے جا رہے ہیں۔ جسکو ہماری زبان میں "بٹہ" اور عربی میں "شغار" کہتے ہیں۔

طبی کالم

چند مفید نسخے

(۱) تمام قسم کے موسمی اور باری کے بخار (ملیریا کے تمام نقائص) رفع کرنے کے لئے پھٹکڑی سفید آگ پر پھول کی ہوئی ایک چھٹانک میں ایک تولہ مصری ملا کر پیس لیں۔ خوراک ۱/۲ رتی کی پڑی دو تین یا چار بار دن بھر میں پانی یا دودھ یا شربت وغیرہ سے نوش کریں۔ اگر تپ سردی لگ کر ہوتا ہو۔ تو گرم پانی سے نوش کریں۔ اگر باری کا ہو۔ تو باری والے دن روٹی نہ کھائیں۔ اگر کھالیں۔ تو بہت کم کھائیں۔ نئے پرانے تمام قسم کے بخار رفع کرنے کے لئے نہایت مجرب ہے۔

(۲) سرخ مرچوں کے بیج۔ افیون۔ ہینگ۔ سونٹھ برابر وزن کے پیس کر پانی کے ساتھ مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنا رکھیں ہیضہ (وبا) دفع کرنے کے لئے نہایت مجرب ہیں۔ دو دو گولی گرم پانی سے حسب حالت دو دو تین تین و چار چار گھنٹہ کے بعد کھلائیں۔

(۳) ہیضہ کے بیمار کو آرام کرنے کے لئے اگر کوئی اور دوا نہ ملے۔ تو چار پانچ سرخ مرچوں کو سردائی کی طرح پانی میں گھوٹ کر چمچہ چمچہ پلاتے رہیں۔

(۴) دانتوں کے تمام روگ ہٹانے کے لئے دانت ٹھیک رکھنے کے لئے تھوڑا سا دیسی نمک پسا ہوا تل یا سرسوں کے تھوڑے سے تیل میں ملا کر منجن کی طرح ہر روز دانتوں پر ملا کریں۔

(۵) درد دانت و گھڑ انده و پانی سرد لگنا وغیرہ دانتوں کے امراض ہٹانے کے لئے آک (مدار) کی جڑ کا داتن ہر روز کیا کریں۔

(۶) کان درد ہٹانے کے لئے آک کا پتر گھی یا تیل سے چپڑ کر گرم کریں۔ اور اس کا پانی نچوڑ کر کان میں ڈالیں۔

(۷) ہر قسم کی قبض و پیٹ درد و سول ہٹانے کے لئے خشک تماکو و نمک برابر پیس کر کوار گندل کے گودہ میں مکی کے دانہ کے برابر گولی بنا کر سکھا رکھیں حسب ضرورت ایک سے چار گولی تک گرم پانی سے کھلائیں۔ گھڑ انده و ڈاہڑھ (ڈاڑھ) کے درد کے لئے تھوڑی سی گولی داہڑ یا دانت پر مل کر کُلی کر دیں۔

فتاویٰ احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

رمضان میں تراویح کیلئے حافظ مقرر کرنا

بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اسکی تنخواہ بھی ٹھیرا لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اسکی خدمت کر دے۔ تو جائز ہے۔ (بدر ۱۴ ر مارچ ۱۹۰۸ء)

تعویذ باندھنا۔ دم کرنا

سوال۔ تعویذ باندھنا یا دم وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی حکیم نور الدین رضؓ کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ آپ نے احادیث میں اس کے متعلق کچھ پڑھا ہے۔ عرض کیا۔ کہ حضرت خالد بن ولید رضؓ جب کبھی جنگ میں جایا کرتے تھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک پگڑی یا ٹوپی میں رکھ لیا کرتے تھے۔ اور آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ اور جب ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا۔ تو آدھے سر کے کٹے ہوئے بال ایک شخص کو دیئے۔ اور آدھے دوسرے حصہ کے باقی اصحاب کو بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جُبّہ شریف دھو کر مریضوں کو بھی پلایا کرتے تھے۔ اور وہ شفایاب ہو جایا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک عورت نے آپ کا پسینہ بھی جمع کیا۔

یہ سب سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان تعویذ و دموں کی اصل کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں۔ میرے الہام میں جو ہے۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس سے بھی تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تو ہوگا۔ جو بادشاہ ایسا کریں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان باتوں کی بنا محبت و اخلاص پر ہے۔ صادقوں کی نکتہ چینی کرنے والوں کے متعلق فرمایا۔ کہ بزرگوں کے صغائر پر نظر کرنے سے سلب ایمان کا اندیشہ ہے۔

(الحکم ۱۷ ر جولائی ۱۹۰۳ء)

چیدہ خبریں

کراچی۔ ۱۰ ر مئی۔ آج ۲ بجے رات کو کسی نامعلوم شخص نے گورنر سندھ کے ملٹری سکرٹری میجر گیبس کے پیٹ میں جبکہ وہ گورنمنٹ ہاؤس کے احاطہ میں سو رہے تھے۔ چھرا گھونپ دیا۔ اس نے میجر گیبس کی بیوی کو بھی چھرا مارنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے شور مچانے پر ملزم بھاگ گیا۔ میجر گیبس کو بیہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حملہ آور ایک پٹھان ہے۔ جو گورنمنٹ ہاؤس میں ملازم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسے ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس مل چکا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے میجر گیبس پر حملہ کر دیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شملہ۔ ۱۰ ر مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کسی لڑکی کو جب اسکی عمر ۱۸ سال ہو جائیگی۔ پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں رہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور ۱۵ سال کی عمر کے بعد کسی لڑکی کو لوئر پرائمری میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

جبل پور۔ ۱۰ ر مئی۔ سی پی کے وزیر اعظم اور تین وزراء میں اختلاف کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان اختلافات کے باعث ان تینوں وزراء نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وزراء ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپنا کیس رکھنے کے لئے بمبئی جا رہے ہیں۔

پشاور۔ ۱۰ ر مئی۔ گاندھی جی نے جو صوبہ سرحد کا دورہ کیا ہے۔ اس کے تمام مناظر کی ایک ہزار فٹ لمبی فلم تیار کی گئی ہے۔ یہ فلم ایسٹرن سائن ہوز آف لاہور نے تیار کی ہے۔

لنڈن۔ ۹ ر مئی۔ کامل تین گھنٹہ تک کے خفیہ اجلاس کے بعد لیگ کونسل نے فیصلہ کیا۔ کہ سابق شاہ ایبے سینیا کے نمائندے کو مشروط طور پر کونسل کے اس اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے۔ جس میں ایبے سینیا کے مسئلہ پر بحث کی جائیگی۔

کٹک۔ ۱۰ ر مئی۔ کل اڑیسہ کے جیلوں میں اصلاحات کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں وزیر اعظم۔ وزیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیل خانجات۔ انسپکٹر جنرل جیل خانجات اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شرکت کی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ "سرکار سلام" کہنے کی پابندی قیدیوں سے اڑا دی جائے۔

کراچی۔ ۱۰ مئی۔ گورنمنٹ گزٹ میں دو نئے بلوں کے مسودے شائع کئے گئے ہیں۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ ایک بل میں وزیروں کی تنخواہ پانچ صد روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ اور دوسرے میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ تمام میونسپلیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے نامزدگیاں ختم کر دی جائیں۔

لنڈن۔ ۹ر مئی۔ حکومت سپین نے اعلان کیا ہے۔ کہ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔ کہ وہ سپین میں صلح کرانے کے لئے گفت و شنید کرے۔ ایک آزاد قوم اور حملہ آور جرمنوں اور اطالویوں میں کوئی صلح یا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک فتح حاصل نہیں ہوگی۔ سپین کی جمہوریت آخری دم تک جاری رکھے گی۔

راولپنڈی۔ ۹ر مئی۔ سرحدی اسمبلی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں مندرجہ ذیل بل پاس کئے تھے۔ (۱) پنجاب میونسپل سرحدی ترمیمی ایکٹ۔ (۲) تمباکو کی فروخت پر ٹیکس کے متعلق ایکٹ۔ نہروں کے متعلق ایکٹ۔ اب گورنر سرحد نے ان بلوں پر مہر تصدیق ثبت کر کے ان کو باقاعدہ قانون کی شکل دے دی ہے۔

بمباری سے تباہی

سپین میں خانہ جنگی کا جو بازار گرم ہے۔ اس کے باعث وہاں بہت کشت و خون ہو چکا ہے۔ ایک شخص جو میڈرڈ میں مقیم رہا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ طیاروں سے بم گرانے سے سڑکوں اور عمارتوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ اور خوف زدہ لوگوں کے دل و دماغ اور روح پژمردہ سے ہو گئے ہیں۔ میں نے میڈرڈ کے قیام میں بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ خوشنما اور عالیشان عمارات یا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ یا منہدم ہو گئیں۔ موجودہ زمانہ کے طیاروں کے ایک بیڑے سے بمباری کرنے سے ایک ہی دن میں بہت اور ناقابل اندازہ نقصان ہو جاتا ہے۔ میڈرڈ پر حملوں میں زہریلی گیس استعمال نہیں کی گئی۔ اگر بمباری کے ساتھ زہریلی گیس سے بھی کام لیا جاتا۔ تو نقصان جان بہت ہی زیادہ ہوتا۔ اس حقیقت کی تردید نہیں ہو

وصیتیں

۵۰۴۲ء۔ منکہ عبدالمجید عاجز ولد بابو عبدالحمید صاحب شملوی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{38}$ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالمجید عاجز کلرک دفتر بیت المال دارالعلوم۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز پنشنر محلہ دارالعلوم۔ گواہ شد حمید علی کارکن بیت المال۔

۵۰۴۳ء۔ منکہ شاہ بیگم زوجہ غلام محمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن نورنگ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{38}$ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائیداد سوائے ایک کنال زمین کے نہیں ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً مطابق شرح دیہہ ہذا قریباً ۸۰/- روپے ہے۔ اور کچھ زیور چاندی کا ہے۔ جس کی قیمت ۲۰/- روپے ہے۔ کل قیمت زمین و زیور یک صد روپیہ۔ اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر کی قلیل رقم پہلے ہی میں اپنے خاوند سے لے کر ذاتی اخراجات میں خرچ کر چکی ہوں۔ اس کے سوائے اور کوئی جائیداد میرے پاس نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا شاہ بیگم۔ گواہ شد:۔ محمد الدین تہال ضلع گجرات۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا شاہ سوار خاں۔

۵۰۴۴ء۔ منکہ رحمت بیگم زوجہ محمد عبداللہ کامل دہلوی قوم رجرا عمر تقریباً بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ ریتی چھلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{38}$ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہر بذمہ خاوند تین صد روپیہ۔

(۲) کانٹے طلائی ایک عدد۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی ایک ماشہ چار رتی۔ پٹڑیاں نقرئی دو عدد وزنی ۱۸ تولہ۔ چوڑیاں نقرئی چھ عدد وزنی دو تولے۔ اس وقت ان کی کل قیمت مبلغ بائیس روپے ہے۔ کل رقم مبلغ ۳۲۲/- روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ رحمت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالحمید احمدی آف ڈیرہ دون۔

۵۰۴۵ء۔ منکہ فضل بی بی زوجہ چودھری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ قوم راجپوت بھٹی عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) مہر دو صد روپیہ۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(۲) حسب ذیل زیورات۔ ڈنڈیاں طلائی۔ ٹکہ طلائی۔ ٹھیپا طلائی۔ انگوٹھی طلائی۔ پٹڑیاں نقرئی جن کی کل قیمت اندازاً مبلغ یکصد روپیہ ہوگی۔ گویا اس وقت میری کل جائیداد مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد یا آمد نہیں۔ میں اپنی اس مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مجھے کوئی آمد ہو۔ تو اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ بھی انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد بطور حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے یا اس کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ فضل بی بی۔ گواہ شد:۔ چودھری محمد شریف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالرحمت قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ چودھری محمد صدیق مولوی فاضل دارالرحمت قادیان۔

گاندھی جناح گفت و شنید کا سلسلہ کس نے شروع کرایا

کلکتہ ۲ر مئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے غیر ضروری غلط فہمیاں دور کرنے کیلئے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جسمیں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ گاندھی جناح ملاقات کن حالات میں شروع ہوئی۔

مولانا کہتے ہیں:۔ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی ملاقات کے متعلق اخبارات کو کوئی بیان دینا غالباً قبل از وقت ہے۔ اسکے لئے ابھی مناسب وقت نہیں آیا۔ لیکن غلط قیاس آرائیوں اور بعض حلقوں کی طرف سے حیرانی کے اظہار کے پیش نظر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ چند ابتدائی باتوں کا ذکر کر دوں۔ تاکہ غیر ضروری غلط فہمیاں جو کہ یقیناً ملک کے بہترین مفاد کے خلاف ہیں۔ دور ہو جائیں۔ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی ملاقات پنڈت جواہر لال نہرو مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان خط و کتابت کا جو گذشتہ جنوری سے ہو رہی ہے۔ نتیجہ ہے۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ اس تحریک کی تمام تر ذمہ واری مجھ پر ہے۔

میں نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا

بمبئی ۳ر مئی۔ مسٹر ایم۔ اے جناح نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ میری توجہ اخبارات میں شائع شدہ مولانا ابوالکلام آزاد کے بیان کی طرف دلائی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ انہوں نے موجودہ مرحلہ پر بیان شائع کرنا مناسب سمجھا ہے۔ میں اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس بات چیت کو جو میرے اور ان کے درمیان اسوقت ہوئی تھی۔ جب وہ مجھے بمبئی میں ملنے آئے تھے۔ غلط صورت میں پیش کیا ہے۔ اس بیان میں مجھ سے جو کچھ منسوب کیا گیا ہے۔ میں اسکی تردید کرنے کیلئے مجبور ہوں۔ میں نے مہاتما گاندھی سے ملنے یا ان سے خط و کتابت شروع کرنے کی خواہش کا اظہار نہ کیا تھا۔ یہ بات بھی بے بنیاد ہے۔ کہ میں نے گذشتہ فروری میں مہاتما گاندھی کو لکھا۔ کہ میں انہیں ملنے کے لئے ۱۰ مارچ کو واردھا جا سکتا ہوں۔ لیکن میٹنگ میری علالت کی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ چونکہ یہ پرائیویٹ بات چیت کے